دستانے (Gloves) پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Pin-7380　　تاریخ: 08-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ سردی کی وجہ سے دستانے پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

پاک دستانے پہن کر نماز پڑھنا بلا شبہ جائز ہے، کیونکہ نماز میں ہاتھ ننگے رکھنا ضروری نہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سردی وغیرہ کی وجہ سے ہاتھ کپڑے سے ڈھانپ کر نماز ادا فرمائی۔ البتہ اگر سردی وغیرہ کوئی عذر نہ ہو، تو مرد کے لیے ہاتھ ننگے رکھ کر ہی نماز پڑھنا بہتر ہے اور عورت کے لیے عمومی حالات میں بھی بہتر یہ ہے کہ وہ چادر وغیرہ میں ہاتھ چھپا کر نماز ادا کرے، کہ اس میں زیادہ ستر یعنی پردے کا اہتمام ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کی کیفیت یہ بیان فرمائی: ”رفع يديه حين دخل فی الصلاة كبر "وصف همام حيال اذنيه" ثم التحف بثوبه، ثم وضع يده اليمنى على اليسرى، فلما اراد ان يركع اخرج يده من الثوب“ ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز شروع کی تو اپنے ہاتھ اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہی (ہمام نے کہا کہ کانوں کے برابر ہاتھ اٹھائے) پھر انہیں کپڑے سے ڈھانپ کر سیدھے ہاتھ کو دوسرے

ہاتھ پر رکھ لیا، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا، تو اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے نکال لیا۔

(صحیح المسلم، ج1ص173، مطبوعہ کراچی)

"التحف بثوبه" کے تحت ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "ای :تستر به، يعني:اخرج يده من الكمّ حين كبر للاحرام ولما فرغ من التكبير ادخل يده فی كميه ،قال ابن الملک:ولعل التحاف يده بكميه لبرد شديد او لبيان ان كشف اليدين فی غير التكبير غير واجب،قلت:فيه انه عند التكبير ايضاً غير واجب،بل مستحب "ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے لیے آستین سے اپنے ہاتھ مبارک نکالے اور جب تکبیر سے فارغ ہوئے، تو پھر آستین میں ہاتھ داخل کر لیے، ابن ملک نے فرمایا:شاید ہاتھوں کو آستین میں داخل کرنا شدید سردی کے باعث تھا یا یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ ہاتھ کھول کر رکھنا واجب نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تکبیرِ تحریمہ کے وقت بھی ہاتھ کھول کر رکھنا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص657، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

ملتقی الابحر اور اس کی شرح مجمع الانہر میں نماز کے مستحبات کے بیان میں ہے:"(واخراج كفيه من كميه عند التكبير) لانه اقرب الى التواضع وابعد من التشبه بالجبابرة وامكن من نشر الاصابع،الا لضرورة البرد ونحوه،قيد بدر الدين العينی بالاول، فقال: عند التكبير الاول،لكن المصنف اطلقه وفيه اشعار بانه يجوز ادخالهما فی الكمين فی غير حال التكبيرلكن الاولى اخراجهما فی جميع الاحوال،هذا فی الرجال واما النساء فتجعل يديها فی كميها "ترجمہ: تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہتھیلیوں کو آستین سے نکال لینا مستحب ہے، کیونکہ یہ عاجزی کے زیادہ قریب اور متکبرین کی مشابہت سے دور ہے، نیز اس میں انگلیاں کھولنے میں بھی آسانی ہے، مگر سردی وغیرہ عذر کی وجہ سے (اس کی رخصت ہے) امام بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ نے آستین سے ہاتھ باہر نکالنے کو تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ مقید کیا ہے۔ پس آپ نے فرمایا: پہلی تکبیر (تکبیرِ تحریمہ) کے وقت (ہاتھ آستین سے نکالنا مستحب ہے) لیکن مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کو مطلق رکھا ہے اور اس میں

اس چیز کی خبر دینا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دونوں ہاتھ آستین میں داخل کرنا، جائز ہے، لیکن نماز کے تمام احوال میں دونوں ہاتھ آستین سے باہر رکھنا اولیٰ ہے۔ یہ حکم مردوں کے لیے ہے، بہر حال عورتیں اپنے ہاتھ آستین میں چھپا کر رکھیں گی۔

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، ج1، ص91، مطبوعہ، دار احیاء الترث، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری

25 جمادی الاخریٰ 1445ھ 08 جنوری 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے